# 82669 ـ مال محفوظ ركھنے كے ليے سودى بنك ميں رقم ركھنا

**سوال**

ميں نے سود كے متعلق آپ كا ايك جواب پڑھا ہے، جس ميں نے تناقض اور اختلاف پايا ہے جس كى وجہ سے ميں اپنے معاملہ ميں بہت پريشان ہوں، آپ نے كہا ہے كہ: سودى بنك كو عمارت كرايہ پر دينا حرام ہے، يقينا يہ قطعى حرام ہے، اور آپ نے يہ بھى كہا ہے كہ: مال ضائع ہونے كے خوف سے سودى بنك ميں مال ركھنا جائز ہے.
يہ علم ميں رہے كہ يہ دوسرا شخص بھى سود كھلانے والے كے زمرے مں شامل ہوگا، اور گناہ و ظلم و زيادتى ميں تعاون كى مد ميں آتا ہے، آپ سے گزارش ہے كہ آپ ميرے ليے اس كى وضاحت فرمائيں ميں سودى بنك ميں اپنى رقم جمع كرواتا ہوں، كيونكہ ميرے ملك ميں كوئى اسلامى بنك نہيں ہے، اور ميں يہ حكم نہيں لگا سكتا كہ آيا يہ مال حرام ہے يا حلال ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

كسى شخص كو معصيت اور نافرمانى كرنے كے ليے دوكان يا گھر كرايہ پر دينا جائز نہيں، اس ميں سودى بنك كو عمارت كرايہ پردينا بھى شامل ہے؛ كيونكہ يہ گناہ و ظلم وزيادتى پر واضح اور كھلى اعانت ہے، اس ليے كہ عمارت كے مالك كو يہ علم ہے كہ اس نے يہ جگہ اس ليے دى ہے كہ يہاں حرام معاملات مثلا سود وغيرہ كا لين دين كيا جائے.

بہوتى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ايسے شخص كو گھر كرايہ پر دينا جائز نہيں جو اسے چرچ اور كنيسہ بنالے، يا راہب كى كٹيا، يا شراب فروخت كا اڈا، يا قمار بازى وغيرہ كے ليے.

چاہے معاہدے ميں اس كى شرط ركھى جائے يا اسے كسى قرينہ سے اس كا علم ہو جائے؛ كيونكہ يہ حرام فعل ہے، اور اس كے ليے كرايہ پر دينا جائز نہيں " انتہى مختصرا

ديكھيں: شرح منتھى الارادات ( 2 / 358 ).

دوم:

سودی بنك میں پیسے رکھنے حرام ہیں، چاہے وہ سود پر رکھے جائیں یا سود کے بغیر، اور فائدہ کے ساتھ یا بغیر فائدہ کے؛ کیونکہ بنك اس رقم پر سود لےگا اور سودی قرض دیگا.

لیکن اہل علم نے ایك خاص حالت کو اس سے مستثنی کیا ہے وہ یہ کہ: جب انسان کو اپنا مال چوری ہونے کا خدشہ ہو اور حفاظت کے لیے کوئی مامون جگہ نہ ملے تو اس کے سودی بنك میں ضرورت کے تحت رقم رکھنی جائز ہے، کیونکہ ضرروت ممنوعہ چیز کو مباح کر دیتی ہے.

تو اس وقت اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے اکاؤنٹ میں بغیر کسی فائدہ کے رقم جمع کرائے، اس لیے کہ ضرورت کو اس کی قدر کے مطابق ہی رکھا جائیگا، اور وہ شخص اپنا مال محفوظ رکھنے پر مجبور ہے، نہ کہ سودی لین دین کرنے پر.

سودی بنك میں رقم رکھنے کی شروط معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر ( 22392 ) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .